قائداعظم

حبیب جالبؔ

معروف عوامی شاعر حبیب جالبؔ نے آج سے پینتالیس سال قبل اپنی اس نظم میں پاکستان کے جن سیاسی ومعاشی مسائل کی نشان دہی کی ہے وہ آج تک حل نہیں ہوئے۔ جالبؔ تو تیس روپے من آٹے پر بلبلا اٹھے تھے آج نوسواسی روپے من ہے۔ بددیانتی اور لوٹ مار عروج پر ہے۔ معلوم نہیں، جالبؔ نے کس راجے کو سونے چاندی کا یار قرار دیا ہے لیکن آج کا ''راجہ'' رینٹل پاور سکینڈل میں اربوں روپے کرپشن کا مرکزی ملزم ہے۔ تاہم جالبؔ کی نظم پینتالیس سال بعد بھی زندۂ جاوید اور حسبِ حال ہے (ادارہ)

قائداعظم دیس میں تیرے تیس روپیہ من آٹا ہے
قائداعظم دیس میں تیرے چاروں جانب سناٹا ہے
قائداعظم دیس پہ تیرے قابض چند گھرانے ہیں
کچھ تو نام نئے اُبھرے ہیں اور کچھ نام پرانے ہیں
ان سب گُرگوں نے مِل جُل کر خون غریبوں کا چاٹا ہے
قائداعظم دیس میں تیرے تیس روپیہ من آٹا ہے
چاروں جانب سناٹا ہے

قائداعظم سچائی کی جو آواز اٹھاتے ہیں
قائداعظم دیس میں تیرے وہ مجرم کہلاتے ہیں
تونے یہ بویا تھا بابا قوم نے تیری جو کاٹا ہے؟
قائدِ اعظم دیس میں تیرے تیس روپیہ من آٹا ہے
چاروں جانب سناٹا ہے

اے بابا اس دیس کا راجہ یار ہے سونے چاندی کا
اس کے پتھر دل میں تو بس پیار ہے سونے چاندی کا
جتنا روتی ہے تو روئے اس کے گھر میں کیا گھاٹا ہے
قائداعظم دیس میں تیرے تیس روپیہ من آٹا ہے
چاروں جانب سناٹا ہے